اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِيْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

شمارہ ۴ شعبان ۱۳۱۲ھ — منشور محمدی بزبان ملک مشتمل بر اخبار خلقیہ

جلد ۷ — منشور محمدی بزبان ملک مشتمل بر اخبار خلقیہ

165

منشور محمدی

۹۵
۱۲

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بتجیل

باخاتم و مہر آمد و منشور محمدؐ
گویان صفت و سیرت و سیر و محمدؐ

منشور محمدی بزبان ملک مشتمل بر اخبار واقعی و فضول

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل بر افتاد ز تجیل

توقیع خطایت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

منشور محمدی بزبان ملک مشتمل بر اخبار واقعی و فضول

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک ۴ روپیہ ہے جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال بیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین رد و نقار وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام **محمد شریف** مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی مواقع معسکر بنگلور بھیجا فرماویں اگر علی ہم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا نکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہو گیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہ امم
جلوہ افروز جملہ عالم

اسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کفر و جاہل

اسکے انوار سے ہین ہی عجب
شمس گمت گمت کے گرہنے کوکب

شمس تابان کو جب کرے مستور
کیون نہ کوکب دہ کرے بی نور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
ظلمت افشان ہے ہی نور افشان

اسکے دل سے ہین سب تمنائی
چاہتے سب ہین لیک عیسائی

غزل

لطف المنہ کہ ختم المرسلین پیدا ہوے
مژدہ ای دل رحمۃ للعالمین پیدا ہوے

دو جہان روشن فروغ حسن سے ہو گئے
بارک اللہ کیا مبارک مہ جبین پیدا ہوے

سورہ یٰسین و طٰہٰ ہی ثنای احمدی
معنی قرآن اکبر بالیقین پیدا ہوے

بشارت خلد مین ہی کی دائم مومنو
لو بشارت فادخلوہا خالدین پیدا ہوے

برج گیا ہفت آسمان کا اوج و تمکین و جلال
متکی کرسی عرش برین پیدا ہوے

زہد و تقوی ملت و دین کو ملا پور اشرف
احمد مرسل امام متقین پیدا ہوے

کھل گئی اسرار عرفان حقیقت جزو و کل
مظہر کل انبیا جانشین پیدا ہوے

پیشوای جن و انسان ہمنمای دو جہان
خسرو کون و مکان سلطان دین پیدا ہوے

عالم علم لدنی مورد فیض ازل
شرح علم الاولین و الآخرین پیدا ہوے

زیادہ ہو اوسیقدر گولیون کی مقدار زیادہ کرنا چاہئے اور
اگر قے تلخ نہ آوے اور تشنگی نہو تو یہہ نسخہ دینا چاہئے پیارا نگا
دو سرخ - لونگ ۲ دانہ سیاہ مرچ ۲۱ دانہ انکو جوکوب کرکے
اور رند سخربوزہ ملیکر ۶ تولہ گلاب ملا کر نیگرم کرکے ایک ایک
گھوٹ بعد ایک ایک دم کے پلاوے اگر بار اول یا بار دوم مین
قے آوے تو کچھ مضایقہ نہین ہے - بار سوم مین جب سو جاوے
تب اسکو ہلا جگاوے یہان تک کہ وہ خود بیدار ہووے
بعد بیداری کے ان شاء اللہ تعالی دفع ہو جاویگا - اور جب تک
گرسنگی صادق نہو کچھ نہ کھلاوے اور بروقت گرسنگی
صادق کے متوزی یخنی رقیق پلاوے فقط

داستان کانگرس

چہارون جولائی تک کانگرس کے بارہ جلسے ہوے ۲۹ دین
جون کو اسکا اٹھوان جلسہ ہوا اور باسینہ دہرزی گودینہ کو
اسٹریہ کے تحویل کرنے کے باب مین بحث شروع ہوی اور
سرکار انگریزی کے سفیرون نے یہہ بیان کیا کہ صوبجات مذکور
اسٹریہ کے سپرد کیا جانا لازم اور قرین مصلحت ہے کیونکہ اس
کام کے بدولت تمام یوروپ کی صلح و امان کا قیام متصور ہے
صوبجات مذکور کو اہالیان اسٹریہ اپنے قبض و تصرف مین
کتنی مدت رکھنا ضرور ہے سو اس باب مین تجویز نہین ہوی
لیکن انکے انتظام و بندوبست کے بارہ مین اسٹریہ کو کامل
اختیار دی گئی اس مقدمے کے ضمنا فرانس کے وکیلون نے
یہہ کہا کہ صربیہ مین بہت سے یہودیون کا باش رکھتے ہین لیکر
صربیون نے انھین بالکل دبا رکھا ہی اور وے بیچارے اپنے
مذہبی امور کو بیروک و ٹوک اور بہ آزادی تمام ادا نہین کر سکتے
ہین اس لئے اس قوم کی بہبودی اور رفاہیت کا بندوبست
کرنا اور اسکے حقوق تمدن و ملکی اور مذہبی کا اعتراف کرنا
ضرور ہے اس بابت کو کانگرس نے بالاتفاق قبول کیا -
۹ دین جلسہ مین وکلاے یونان حاضر ہوکر اپنی قوم کی بہبودی
رفاہ کے باب مین جو کچھ بیان کرنا منظور تھا سو کیا بعد ازین
باسینہ و ہرزی گودینہ کے باب مین پھر بحث ہونے لگی ترکی
سفیرون نے اعتراض کیا اور اہل کانگرس کی تجویز متفق الیہ
کو انکار کیا لہذا پرنس بسمارک نے سرزنش کے طور پر یہہ کہا کہ
تمھاری ضد اور ہٹ دہرمی ایسی ہے کہ سلاطین یوروپ
اسکے متحمل نہو سکینگے اور ان سے صبر و قرار ایک لخت دور
ہو جائیگا اگر سرکار باب عالی ہماری راے اور تجویز کو
قبول نکرین تو اہالیان اسٹریہ کو ہم یہہ اجازت دینگے کہ
معذوران باسینہ کو جو کہ اسٹریہ مین پناہ گزین ہوے
ہین انکے مکانون کو واپس روانہ کرین اور اسکا نتیجہ سرکار
باب عالی کے حق مین مفید نہوگا - اس لئے باب عالی کو یہہ لازم
ہی اپنی طبیعت کو صلح اور راستی کے طرف راغب کرے
اور اس بات کو یاد رکھے کہ اہل جلسہ کی سعی اور کوشش
کے بدولت ایک زرخیز اور خوبصورت صوبہ اسکے قبض و تصرف
مین قایم رہا ورنہ وہ باب عالی کے علاقے سے نکل جانے
اندیشہ تھا -
کہتے ہین کہ دوسرے سفیرون نے بھی بسطرح بیان کیا مذکور
تقریر اور حجت کو سنکر ترکی سفیرون نے باب عالی سے استصواب

کیا اور باب عالی نے انمین یہہ ہدایت کی کہ چند شروط پر اہل جلسہ
کی تجویز کو قبول کرین اگرچیکہ تمام شروط ہنوز معلوم نہین ہوے
لیکن منجملہ انکے دو شرط یہہ ہین کہ صوبجات مذکور کو اہالیان آسٹریہ
اپنے قبض و تصرف مین دو سال سے زاید مدت تک نرکھین اور
وہان رکھا جاوے سو لشکر شمار آسٹریہ انہین اپنے قبض و
تصرف مین لانے آگے مقرر کیا جاوے کانگرس کے دسوین جلسے
مین بعد میعہ کا مقدمہ درپیش ہوا اور وکلاے رئیس رومانیہ
جلسے مین حاضر ہوکر جو کچہ بیان کرنا ضرور تھا سو کہنے بعد ازین
اہل جلسہ نے یہہ تجویز کی کہ ۱۸۵۶ عیسویہ کے عہد نامہ پارس
کے رو سے ملک بعر میعہ کا وہ حصہ جو کہ روسیہ سے لیا گیا سو اسکو
واپس دیا جاوے اور اسکے عوض مین مضلع دبرودشا رئیس
رومانیہ کو بخشا جاوے ماورا اسکے ملک رومانیہ کے گوشہ
اگنی کے سرحد مین تھوڑی افزایش کرین یعنے قرب سلسٹریہ
سے منگیلیہ کی زمین کو معہ منگیلیہ جو کہ ساحل بحر الاسود پر واقع
ہے سرحد مذکور مین ملا دین - اس بندوبست کے بدولت
علاقہ روم کی زرخیز اور سرسبز زمین کا ایک حصہ رومانیہ
کو ملیگا اور ڈانیوب کے دونون ساحل رئیس رومانیہ کے
علاقے مین آوینگے - اگرچیکہ اہل جلسہ نے یہہ بندوبست کیا
لیکن اہل رومانیہ اس سے ناراض ہین - چنانچہ کوانف آمد
بکارست سے یہہ واضح ہوا کہ رومانل نامی سرکار رومانیہ
کے ایک اخبار نامے مین یہہ تحریر کیا گیا ہے کہ جو فیصلہ
بمقدمہ بعر میعہ کانگرس مین کیا گیا سو صرف بیجا اور نامعقول
ہے - اور ہم اسکو انیسوین عیسوی صدی کے گناہ کبائر
مین شمار کرتے ہین ارباب کانگرس نے نہ فقط ہمارے ملک کو قطع
و برید کیا اور اسکو آپس مین تقسیم کرلی بلکہ ہمارے حقوق
تمدن پر ہاتھہ ڈالا اور قوم یہود کو ہمارے ساتھہ برابر کردیا
کیونکہ انکے اور ہمارے حقوق مساوی ہوگئے اگرچیکہ کانگرس نے
بہ لحاظ رفاہیت اور بہبود یہود کا کیا لیکن قوم مذکور کے حق
مین کانگرس کا فیصلہ مفید نہوگا -

جلسہ مذکور مین مانٹی نگرو کا مقدمہ بھی فیصل ہوا اور اسکو سرزمین
بندر اینتواری معہ لنگرگاہ میسر ہوی اور اسکے شمالی سرحد
طرف گوشہ ایسان کی جانب زمین کا ایک بڑا حصہ اسمین
شامل کیا گیا - اینتواری کے لنگرگاہ پر سوا آسٹریہ کے اور
کسی قوم کے جنگی جہازون کی رسائی نہوگی -

بندوبست بالا مذکور کے سوا اس روز رومانیہ اور مانٹی
نگرو کے نام پر خود مختاری کی برات لکہی گئی -

گیارہوین جلسہ مین ڈانیوب مین جہازرانی کرنے کا مقدمہ
درپیش ہوا اور زر پامالی جنگ کی بابت بھی اسی روز بحث
مین آئی اگرچیکہ بابت اول کا فیصلہ خاطر ہوا لیکن زر پامالی
کا مقدمہ بہت بھاری اور پیچیدہ ہونے کے سبب سے ایک مخصوص
کمیشن اسکے تصفیہ کے واسطے مقرر ہونا اغلب ہے -

تار روٹر کا بیان ہے کہ کانگرس کے فیصلون کو قبول کرنے
کے واسطے باب عالی سے کفالت لی جاویگی اور عہد نامے
کا مسودہ ایک مخصوص کمیشن سے تیار کیا جائیگا - اور
بدفعات جلسے مین پیش ہوگا - فقط

از عمدۃ الاخبار شاہی -

تازہ بقیات

وینہ ۲۰ جولائی - وہ جو خبر تھی کہ بوسینہ اور ہرزیگووینہ کو سرکار آسٹریہ کے تحویل و سپرد کرنے کی شرط پہ سرکار صدر نے علاقہ ترکی کے یوروپین اضلاع کی حفاظت اور نگاہبانی کرنے کا اقرار کی ہے سو غلط ہے۔

بلکہ ترکون نے یہہ سوال کیا ہے کہ سرکار آسٹریہ صوبجات بالا مذکور کو کبتک اور انکے کسقدر حصے کو اپنے قبض و تصرف مین رکھیگا اور فوج آسٹریہ کی کتنی جماعت وہان رکھی جاویگی سوا اپنے کو اطلاع دیوین اور انکی نسبت اپنی صاحبی کا اعتراف کیا جاوے۔

قسطنطنیہ ۲۰ منہ - افواج روسیہ باطوم طرف کوچ کئے ہین اور انسے جنگ و مقابلہ کرنے کے واسطے وہان کے آٹھہ ہزار باشندون نے اپنے کو مسلح کیا ہی۔

لندن ۲۰ منہ - نتیجہ کانگرس سے یوروپ کی صلح کو قایم رکھنے کا باعث ہونے سے اور چند صوبجات علاقہ ترکی کو آزادی اور خود مختاری حاصل نے کے باعث اسکی تہنیت کے بارہ مین ہوز آف کامنس مین موشن کرنے کی بابت لارڈ ہاٹرٹنگٹن صاحب نے اطلاع دی۔ لیکن یہہ ظاہر کیا کہ بہت سے بھاری دعوون کا فیصلہ نہین ہوا۔ اور سرکار انگریزی نے پارلمنٹ کو اطلاع دینے کے بغیر ازایک بھاری بابت کی کفیل ہوگئی۔

لندن ۲۱ منہ ۲۰ کو لارڈ ہاٹرٹنگٹن صاحب کی موشن جلسہ مین درپیش ہوگی۔

میسر گلاڈسٹن نے جماعت لبرل کے ایک جلسے مین جو کہ برمانگم مین مرتب ہوا عہدنامہ برلن اور ترکی و سرکار انگریزی کے درمیان منعقد ہوا سو عہدنامے کے باب مین سخت اعتراضین کین اور یہہ کہا کہ عہدنامہ مذکور سے سرکار صدر کی نادانی اور دغابازی ثابت ہوتی ہی اور مین یہہ امید رکھتا ہون کہ اہل انگلستان بہت جلد سرکار مزبور کی حکمت عملی کے باب مین غور و تجویز کرینگے۔

کوایف آمد قسطنطنیہ سے یہہ واضح ہوا کہ ترکی اور اہالیان یونان کے درمیان خاطر خواہ فیصلہ ہوگا۔

لندن ۲۳ جولائی - لارڈ بیکنیفیلڈ کو ملکہ آفری گارٹر کا خطاب عنایت ہوا۔

ہوز آف کامنس مین کرنل استانلی صاحب نے یہہ کہا کہ سائپرس مین ہمیشہ کے واسطے مقرر ہوگی سو فوج مین لشکر ہند کو داخل کرنے کی تجویز نہین ہے۔ لیکن مالطا مین اسکو جس طرح سے رکھے تھے ویسا ہی سائپرس مین اسکا رہنا ہوگا اور اسکے عوض مین ہند مین دوسرا لشکر رکھنے کی تجویز نہین ہے

لندن ۲۵ منہ - مدیر ٹیمس کا یہہ بیان ہی کہ ایشای ترکی کے اضلاع کا انتظام و بندوبست اور انکی اصلاح اسطور سے کرنا سرکار انگریزی کو منظور ہے کہ وہان کے حاکمون کی خدمت کی ایک مدت مقرر کرین اور صیغہ فوجداری و کوتوالی کے کامون پر قابل و لیاقت قضات اور ہوشیار و مدبر عہدہ دارون کو مامور کرین اور ٹکسون کا ٹھیکا دینے کی بابت کو مطلقا اٹھا دیوین۔ عمدۃ الاخبار شاہی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

مصدر فیض مخلد مظہر انوار حق
ہوگئے منسوخ اگلے دین و ملت سر بسر
کر رہی ہین وجد حورین شوق سے فرد و سمین
ہوگیا مختوم فرمان رسالت یکقلم
معنی والشمس چہرہ سے ہویدا ہوگئی
توتی جنت پھر گئی مومنونکے پاون پر
قدسیونمین غل اوٹھا پہیم یہ بالا فلک
اختر اقبال چمکا اہل دین کا عرش پر
بند رحمت کے ہوی درہائے رحمت کھل گئے
شوق ہمکو ہوگیا ثابت کمال علم و خلق

فخر عالم مہبط روح الامین پیدا ہوے
دین حق کی ایسے برہان متین پیدا ہوے
تاجدار کشور خلد برین پیدا ہوے
خوشنما مہر نبوت کے نگین پیدا ہوے
وہ حسین مہ جبین مہر مبین پیدا ہوے
وہ حبیب حق شفیع المذنبین پیدا ہوے
لو مبارک جد حسین حسین پیدا ہوے
رحمت عالم امیر المومنین پیدا ہوے
مورد تحسین و اعجاز آفرین پیدا ہوے
عین شرح آیۃ الکاظمین پیدا ہوے

عمدۃ المرام فی بیان معراج سید الانام
یعنے پیغمبر اسلام

واضح ہو کہ اندنون مین پادری ٹموتھیل نولس صاحب ایم اے مقیمی کانپور نے مطبع سفیر ہند وستان امرتسر ملک پنجاب مین زیر نگرانی پادری رجب علی صاحب مالک مطبع مذکور ایک رسالہ الموسوم بہ رسالہ معراج طبع کرایا ہی چنانچہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۶ جولائی ۱۸۷۵ع مین مالک مطبع کے طرف سے ایک اشتہار مشعر بانطباع رسالہ مذکور دیا جاچکا ہی اشتہار مین مشتہر نے تحریر کیا ہی کہ یہہ رسالہ معتبر علمای محمدیہ کے شہادتون اور اسانید سے لکھا گیا ہی چونکہ اشتہار مذکور سے جو فی نفسہ خلاف واقعہ ہی عام مسلمانون کا ایک دہوکہ اور سفیط مین پھرنا متصور ہے اس لحاظ سے رسالہ مذکور کے نسبت جانچ کئے جاتے ہین کہ آیا مولف رسالہ نے مطابق اشتہار کے تالیف کی ہی یا اوسکے مخالف اور اس جانچ سے مشتہر کی صداقت بیانی بھی طشت از بام ہوجائیگی **قولہ** اس امر مین تمام اہل اسلام متفق ہین کہ ہر ایک تصنیف کا اعتبار اوسکے مصنف کے اعتماد پر ہی یعنے اگر مصنف ایک تصنیف کا معتمد ہی تو اوسکے وہ تصنیف بھی بشرطیکہ اوسیکی ہو معتمد ہی اور اگر مصنف غیر معتمد ہی تو اسکی تصنیف بھی معتبر نہین ہوسکتی۔ **اقول** ہان اہل اسلام اس امر مین متفق ہین کہ ہر ایک تصنیف کا اعتبار اوسکے مصنف کے اعتماد پر ہی لاکن اہل اسلام کا اس امر مین اصلاً اتفاق نہین کہ متکلمین کے تحریرات جو امور دینیات سے بالکل ناواقف ہین امور دینی مین لایق تمسک سمجھی جائین کسواسطے کہ جس حالت مین حکماء کو دینیات سے چندان مہارت ہی نہین تو پھر انکے تحریرات کو دینی معاملات مین کیونکر معتبر خیال کیا جاوے **قولہ** اہل اسلام کو اسبات سے بھی انکار نہین کہ اونکے متکلمین مین سے حکماء اسلام برے محقق اور مستند ہین **اقول** حکمای اسلام کا علوم حکمیہ مین محقق اور مستند ہونا اسبات پر دلیل نہین ہوسکتی کہ وہ امور دینیات مین بھی مستند اور محقق ہین۔ **قولہ** لہذا ہم پیغمبر اسلام کے معراج کے بیان مین حکمای اسلام کے رائین اور اونکے تاویلات تحریر کرتے ہین **اقول** پیغمبر اسلام کے معراج کے بیان مین حکما اسلام کے رائین کچہ کارگر نہین ہوسکتین کیونکہ حکماء اسلام کوی رکن اسلام نہین تھے اور نہ کوی امام دینی اور علماء مذہبی مین شمار کئے گئے ہین پھر اونکے رائین معراج کے بارہ مین کیونکر تسلیم کئے جاسکتے ہین خاصتًا پھر تاویلات

اگر مولف رسالہ دینیات اسلام سے کچھ بھی واقفیت رکھتا تو
ہرگز حکماء اسلام کے تاویلات کو معراج کے بارہ مین بیان نہ کرتا
کس لئے کہ مذہب اسلام مین مقرر ہوچکا ہی کہ مسایل دینی مین تاویلات
رقیقہ نہین کئے جاسکتین اور اولین کو بڑی تہدید کئی گئی ہے
جبکہ مذہب اسلام مین کسی کی تاویل تسلیم نہین کئے جاسکتے
تو پھر کیا وجہ ہی کہ حکماء اسلام کے تاویلات کو مانا جاوے
قولہ علماء اسلام کہتے ہین کہ معراج کے مقدمہ مین حکماء اسلام
کے طرح طرح کے رائین ہین مگر بہترین تاویلات رئیس الحکما
بو علی سینا کے ہین **اقول** علماء اسلام مین سے کسی عالم
کا یہہ عقیدہ نہین ہی کہ بو علی سینا کے تاویلات مرحلہ معراج
مین لایق تمسک ہین جبکہ مذہب اسلام مین تاویل کا
کرنا ہی ممنوع ہی تو پھر کسطرح پر تاویلات بو علی پر یقین کیا
جاوے بو علی سینا اگرچہ رئیس الحکما ہی لاکن رئیس
علماء دینی نہین ہوسکتا کسواسطے کہ بو علی سے امور دینی
مین کوی مستند کتاب نہین دیکہی جاتی اور دوسرے
علماء نے شخص مذکور سے امور دینی مین کوی روایت
نہین کری اور نہ کسی نے بو علی کو ارکان اسلامیہ مین
شمار کیا بلکہ بعض علماء محمدیہ نے بو علی کو کفر سے نسبت
دی ہی چنانچہ یہہ بات یعنے افتا تکفیر بو علی کتب اسلامیہ
مین مشرح ہی اب مولف صاحب ہی فرماوین کہ ایک ایسے
شخص کے تاویلات جو علمای دینی مین شمار نہین کیا گیا
اور جسپر مفتیون نے کفر کا فتوی دیا دین کے بارہ مین
لایق تسلیم ہوسکتے ہین اگر ایسے اشخاص کے تاویلات

پر یقین کیا جاسکتا ہی تو پھر کیا مسیحی مانند جان کلارک اور یکن
وغیرہ کے جنہون نے مذہب مسیحی کے بارہ مین وہ وہ تاویلات
کئے ہین کہ جن سے مسیحی دین قریب بتاصل ہونیکے پہونچ گیا ہی
ماننی پڑیگی لاکن حضرات پادران تاویلات کو معاملات
دینیہ مین لایق سند نہین سمجھتے پس جیسا کہ حکمای مسیحی کے تاویلات
مردود ہین ویسے ہی تاویلات حکمای اسلامی متروک سمجھنی
چاہئے اگر حکماء اسلامی کے تاویلات سے اہل اسلام ملزم
بن سکتے ہین ایسا ہی حضرات مسیحی المذہب افسوس ہی کہ پادری
صموئیل نولس صاحب نے عجلت کو کار فرما کرکے سوچے اور سمجھے
ایک رسالہ لکھہ مارا جو اہل اسلام کو ملزم نہین بنا سکتا بلکہ
یہہ ہوگیا کہ پادری صاحب کا نام مشتری مصنفین مین لکھا
گیا اس سارے رسالہ مین پادری صاحب نے صرف پیغمبر اسلام
اور فیلسوف اسلام یعنے بو علی سینا کے اقوال نقل کئے
ہین اور بعض بعض موقعہ پر اون اقوال منقولہ کے اوپر اپنے
جانب سے حواشی لگاے ہین چونکہ بو علی سینا کے تاویلات
کے اوپر اہل اسلام کو بالکل یقین نہین اس لحاظ سے تاویلات
بو علی پر کچھہ نہین لکھا جاتا صرف حواشی پادری صاحب پر
نظر کئے جاتی ہی کہ جو اونکے اپنے خیالات ہین **حاشیہ**
نمبر اول اہل اسلام عام اس سے کہ حکماء اسلام ہون
یا علماء اسلام شروع ہی سے روح پاک کے مقدمہ مین
غلطی کرتے آئین **اقول** علماء اسلام نے روح کے مقدمہ
مین کبھی غلطی نہین کھاے بلکہ مسیحی مذہب والون نے روح کے
مقدمہ مین ایسی غلطی کئے ہین کہ محتاج بہ بیان نہین علماء اسلام

کا عقیدہ ہی کہ ارواح انسانی مخلوق ہین لیکن ان ارواح کے عصمت اونکے افعال پر متصور ہے علماء مسیحی کہتے ہین کہ ارواح انسانی مخلوق ہین الا غیر معصوم پس یہہ مسیحون کی پہلی غلطی ہے دوسری یہہ کہ عیسائی لوگ عقیدہ رکہتے ہین کہ خالق یعنے خدا مسیح مین جو انسان تہا حال ہوا جو روح پاک تہی پس یہہ دوسری غلطی ہے پہر عیسائیون کا عقیدہ ہی کہ روح القدس انسانون کو روحانی اور جسمانی طور پر پاک کرتی ہی پس یہہ تیسری غلطی ہے کیونکہ تداخل روحین فی جسم الواحد محال ہے

قولہ متعلق بحاشیہ اول پیغمبر اسلام جس روح پاک کا دعوی کرتے ہین اونکو باوجود فرصت اور مہلت کے کبہی نہین ملے چنانچہ اونکے زندگی اور واقعات اور تعلیم سے ظاہر ہی

اقول اوپر کے قول مین پادری صاحب نے ثمرات روح مقدس تو بیان کئے ہین پس وہ ثمرات کہ جن پر پادری صاحب حصول روح اقدس منحصر بتلاتے ہین ہماری حضرات کے ذات ستودہ صفات مین بہمہ وجوہ موجود تہے چنانچہ اونکے عام تعلیمات اس امر پر بڑے زور و شور سے گواہی دے رہے ہین چنانچہ مخالفین بہی مان چکے ہین دیکہو سیل صاحب کا مقدمہ قرآن مجید پر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ حیثیت اونکے عام تعلیمات اور باقرار مخالفین روح پاک حاصل تہی **حاشیہ نمبر ۱۶** اگر زمانہ حال کے اہل اسلام اس کلمہ کی حقیقت تک محض تعصب کی راہ سے نہ ہو پہنچین تو اونکو اختیار ہی مگر واضح رہے کہ اس سے انکار کرنا دیدہ و دانستہ ہی قرآن مجید مین کلمہ کی نسبت لکہا ہی کہ انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القیہا الی مریم وروح منہ۔

اقول پادری صاحب کو کلمہ اور روح کے لفظون نے ایک وسوسہ مین ڈالدیا پادری صاحب موصوف روح اور کلمہ کے لفظون سے مسیح کی الوہیت استنباط کرتے ہین حالانکہ یہہ دو طریق سے مردود ہی اول یہہ کہ کلمہ اور روح بمعنی حکم اور امر کے ہی نہ کہ بہ معنی الوہیت جیسا کہ ایک دوسرے جگہ پر قرآن مجید مین واقعہ ہوا ہی کہ قل الروح من امر ربی اور لغوی معنے بہی یہی ہین دوسری یہہ کہ اس آیت کا پہلا جملہ مسیح کی ابنیت اور رسالت کو جتلاتا ہے یعنے یہہ کہ المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ **حاشیہ نمبر ۱۷** یہہ بات مشہور ہو رہی ہے (یعنے وحدانیت) اور اسکی شہرت کے درجہ اہل اسلام کا دعوی مگر اہل اسلام کے مقبولہ وحدانیت اور حقیقی وحدانیت مین جس سے یہودی اور عیسائی انکار نہین کر سکتے بہت کچہ فرق ہے۔ **اقول** مقبولہ وحدانیت اہل اسلام وہی حقیقی وحدانیت ہی جس سے یہودی انکار نہین کر سکتے لیکن عیسائی منکر ہین جن معنون پر پادری صاحب حقیقی وحدانیت کو استعمال کرتے ہین اوسمین اہل اسلام اور یہودی شامل نہین ہو سکتے پادری صاحب کا یہودیون کا اپنے ساتہہ شامل کرنا ایک دہوکہ دینا ہی پادری صاحب حقیقی وحدانیت صرف اقنوم تثلیث کو ہی سمجہتے ہین جو فی نفسہ متروک ہے **قولہ** تثلیث کے نام سے اہل اسلام

بہت گھبراتے ہین لیکن حقیقت مین وہ وحشت انگیز تعلیم نہین وہ عین خدا کے پاک کلام کے مطابق ہی کیونکہ ہم جہان کہین پاک تثلیث کے مسئلہ کو اقنوم اول وثانی وثالث وغیرہ بیان کرتے ہین اوسکو عالم اور فاضل اور اہل اسلام تکرار اور حجت کے بغیر تسلیم کرلیتے ہین **اقول** اہل اسلام کا تثلیث کے مسئلہ سے گھبرانا اونکے ایمانداری کا نشان ہی یہہ گھبراہٹ ہر ایک معقول پسند آدمی کے ساتھ لاحق ہی لاکن اہل اسلام اپنے صداقت کے باعث اس اخبث اور ارزل مسئلہ سے بہت کشیدہ خاطر ہوتے ہین اور یہہ جو پادری صاحب فرماتے ہین کہ مسئلہ تثلیث کلام الہی کے مطابق ہی یہہ اونکی بہت دھرمی ہے اگر کوی سند رکھتے ہین تو پیش کرین پادری صاحب کا یہہ قول کہ علما اور فضلا اہل اسلام بحالت بیان کرنے اقنوم وغیرہ کے مسئلہ تثلیث کو مان لیتے ہین - یہہ محض بہتان بندی ہی کوی عالم اور فاضل خواہ پادری لوگ تثلیث کے بارہ مین کیسی ہی توجیہات پیش کرین مسئلہ تثلیث کا مقر نہین ہوگا **قولہ** تو بھی ہم لوگ اللہ تعالی کے سچے وحدانیت کو پاک تثلیث سے الگ نہین کرسکتے کیونکر الگ کرین کیا واجب الوجود خدا علم اور ارادہ کے بغیر ہوسکتا ہی اگر ہوسکتا ہی تو وحدانیت بھی تثلیث کے بغیر ہوسکتی ہی اور اگر واجب الوجود کے پاک ذات جسکو ابدالاباد ستایش ہو علم اور ارادہ کے بغیر غیر ممکن اور ہو ہی نہین سکتی تو سچی اور حقیقی وحدانیت بھی تثلیث اقدس کے بغیر نہین ہوسکتی **اقول** پادری صاحب نے علم اور ارادہ کو ایک محسوس اور مشخص شی سمجہ لیا ہی حالانکہ یہہ صریح غلط ہی کیواسطے کہ علم اور ارادہ دو صفتین ہین منجملہ اور صفتون کے ان دونون مین سے کوی صفت محسوس نہین لیکن تثلیثی اقنوم محسوس ہین پس علم اور ارادہ کے ساتھ تثلیثی اقنوم کو نسبت دینا صریح مخالف عقل اور نقل ہے **حاشیہ نمبر ۱۹** - اب انصاف پسند اور حق جوی ناظرین کو معرج کے اصلی حقیقت خود اوہیں کے ایک نہایت مستند و مشہور اسلام کے فیلسوف کی راے سے معلوم ہوی ہوگی **اقول** یہہ مستند وہی بوعلی سینا ہی جسکے نسبت مختصرا اوپر ذکر ہوچکا۔ جو اشی متعلقہ اقوال آنحضرت ختم اور رسالہ بھی ختم ہوا - اب اوس ریویو پر جو رحمت مسیح نے رسالہ مذکور پر لکھا ہی کچہ لکھا جاتا ہی **قولہ** یہہ رسالہ ایک نئی طرز پر تالیف کیا گیا ہی کہ اسکے ہم پلہ دوسرا رسالہ ملنا مشکل ہی اگر ناممکن بھی کہا جاے تو زیادہ گوئی نہین **اقول** اگر ریویو لکھنا ہو تو اوسی نیچو عیسائی سے لکھنا چاہئے کہ جو تعصب کی عینک آنکھون پر رکھکر قلم چلاتے ہین اس رسالہ کا ہم پیدا ہونا بیشک مشکل ہے اسبات مین نہین کہ یہہ رسالہ اپنے مضامین مین اچھا ہی بلکہ اسمین کہ ایسے برے اور مذموم کوی بھی تالیف نہین ہوی کیا وجہ کہ ہر ایک شخص کو اوسکے مسلمات سے قایل کیا جاتا ہی لیکن مولف رسالہ غیر مسلمات سے قایل کرتے ہین پس اس رسالہ مین یہی ایک بڑی صنعت اور نئی طرز ہی جو دوسرے رسالجات مین نہین پاے جاتے **قولہ** اسمین کچہ شبہ نہین ہوسکتا کہ پیغمبر اسلام کے معراج کے معاملہ مین جو خیالات ہمارے معزز برادران اہل اسلام مین منتشر اور موثر ہورہے

ہین وہ ایسی غلط کاری پر مبنی ہین کہ جنسے عام لوگون نے بلکہ خاص لوگون ہین بھی بلحاظ الٰہی معرفت بُرے نتیجہ پیدا کرتے ہین **اقول** موہنہ سے ایکبات کو برا کہدینا اور بات ہی اور ثابت کرنا اور بات بہتر ہی کہ رحمت مسیح صاحب مسئلہ معراج کے برے نتایج ظاہر کرین پھر اونکے بابت ہم سے سنین کہ فی الاصل کیا بات ہی **قولہ** الحق مذہب اسلام کے عمیق اور گہیرے خیالات مین سے معراج کا خیال بھی ہی جو مترجم صاحب کی جانفشانی کے بدولت ایک توہم ثابت ہوا **اقول** مسایل دین محمدی ایسے آسان اور عام فہم ہین کہ ایک چہوٹا سا بچہ بھی سمجہ سکتا ہی لیکن مسایل پولیسی ایسے گہیرے اور عمیق ہین کہ حکما اور فضلا کے سمجہ مین بھی نہین آتے اونکے یہہ گہرائی اور تعمیق دال ہے اسبات پر کہ وہ مسایل موضوع مسایل ہین - دیکہو کہ مسئلہ تثلیث جسپر عیسائی مذہب کا مدار ہی ایسا عمیق مسئلہ ہی کہ کل روے زمین کے عیسائی عام اس سے جاہل ہون یا عالم اوسکے سمجہنے سے عاری ہین رحمت مسیح صاحب کا یہہ لکہنا کہ مترجم صاحب کی جانفشانی کے بدولت مسئلہ معراج ایک توہم ثابت ہوا یہہ خوش فہمی مین داخل ہے کیا اونہین حواشی سے جو اوپر گذر چکے یا اونہین تاویلات سے جو بوعلی سے منسوب ہین اگر انہین تاویلات سے مسئلہ معراج کو ایک توہم خیال کرلیا جاے تو معلوم نہین کہ مسئلہ تثلیث اور کفارہ کا کیا حال ہوگا - اوپر کے تمام بیانات سے رسالہ معراج مصنفہ پادری **ضمپوئیل نولس صاحب** کی پوری پوری حقیقت اور صداقت معلوم ہوچکی ہے کہ پادری صاحب موصوف نے کس مذہب اور طریق سے رسالہ مذکور کو لکہا لیکن تعجب ہی کہ پادری **رجب علی صاحب** نے مین نہین جانتا کہ کس وجہ سے ایک ایسا اشتہار دیا کہ جو صریح خلاف واقعہ ہی اس سے پادری رجب علی صاحب کی صداقت بیانی اور راست گوی معلوم ہوتی ہی افسوس کہ پادری صاحب ممدوح نے محض بغرض فروخت ہونے رسالجات مذکور کے ایک جہوٹا اشتہار دیا کہ از حد خلاف واقعہ نکلا پادری صاحب موصوف کو واضح ہو کہ اہل اسلام ان جہوٹے اشتہارات کے مشتہر کرنے سے کبہی دب نہین سکتے اور نہ ملزمین کے الزامات سے ملزم بن سکتے ہین مگر پادری صاحب کے ایسے جہوٹے اشتہار دینے سے عزت اور وقر مین فرق آتا ہی کسلئے کہ چشم بد دور پادری صاحب آج کل ایک قوم کے امام سے ملقب ہین امام کو بہ حیثیت امام ہونے کے لازم نہین کہ اپنے زبان سے کم زور کلمات نکالے ہان اگر پادری صاحب کو کچہ دعوی ہی تو وہ ظاہر طور پر اس دعوی کی نسبت بحث اور گفتگو کر سکتے ہین اس صورت مین اونکے توقیر اور عزت مین بھی کوی فرق نہین آسکتا لیکن صورت بالا مین عام انظار مین اونکے عزت کو بہت سے صدمات اور چشم زخم پہونچ سکتے ہین کیا اچہا ہو کہ پادری صاحب موصوف سچے دل سے مذہبی تحقیقات فرماوین - اللہم آمین

الراقم الاثم
مرزا سلطان احمد عفی عنہ

مظہر لطف عمیم جناب محمد شریف صاحب زاد عنایتہ

بعد سلام علیک کے التماس یہہ ہی کہ اس مضمون کو مہربانی فرماکر درج منشور محمدی فرماے کہ قبل تاریخ ۱۹ - اپریل ۱۸۹۲ء جب پادری اسکاٹ صاحب بریلی سے بڑے دھوم دھام سے جابجا کوچہ و گلی بدایون مین اشتہار لگایا کہ تاریخ ۱۹ - اپریل ۱۸۹۲ء بمشن اسکول بدایون تثلیث و ۲۰ الوہیت مسیح و ۲۱ کو تحریف مین لکچر ہوگا اور اس دعوی سے کہ اہل اسلام ہر سہ مسئلہ مین بہت گفتگو کیا کرتے ہین مگر پادری صاحب بخوبی سمجھا دینگے چنانچہ ۱۹ - اپریل ۱۸۹۲ء کو لکچر اثبات تثلیث بیان کیا اور اوسوقت اوس جلسہ مین اکثر عیسائی اور کسی قدر ہندو اور پانچ سات لڑکے مسلمانون کے موجود تھے پادری صاحب نے خوب شد و مد کے ساتھ داد لکچر ادا کی اور ماسوا اسکے خلاف عادت کئے بار یہہ بھی فرمایا کہ جسکو کوی اعتراض کرنا ہو شوق سے بیان کرے ہم جواب دینگے مگر اس روز پادری صاحب کی خوش نصیبی سے کوی اہل اسلام سے موجود نہ تھا دوسرے روز بتاریخ ۲۰ - اپریل ۱۸۹۲ء لکچر الوہیت مسیح مین بیان کیا اس جلسہ مین اکثر مسلمان پادری صاحب کے دلیرانہ گفتگو سنکر حاضر جلسہ ہوے منجملہ اونکے جناب مولوی سدید الدین صاحب وکیل منصفی بدایون اور یہہ احقر واسطے گفتگو کی اور باقی مسلمان صرف تقریر جابنین سننے کو گئے تھے اور طرف ثانی پادری پادری اسکاٹ صاحب لکچر کنندہ و پادری ہاسکنس صاحب و پادری محبوب خان صاحب کہ ہر دو مذہب سے بہرہ ور ہین اور اکثر پرانے پرانے عیسائی قریب پچاس ساٹھ کے موجود تھے پادری موصوف نے لکچر شروع کیا چنانچہ خلاصہ لکچر یہہ ہی - کہ خداوند مسیح مین الوہیت ہی اور وہ ایک خدا ہی جو دنیا مین آیا مجسم طور پر اور ہمارے پاس اسکے عقلی اور نقلی دونو دلیلین ہین اور خدا کی روح اور ہماری روح ایک ذات ہی اور جب خدا نے دیکھا کہ دنیا کا کام کسی پیغمبر سے نہین نکلتا تو خداے تعالی خود دنیا مین مجسم ہوکر صرف واسطے تعلیم انسان کے آیا دنیا کو اچھا بنادے اس لئے خدا اوتار ہوا اور جسم مین ظاہر ہوا اور یہہ دعوی پرانا ہی کہ خداوند مسیح مین الوہیت ہی کوی نئی بات نہین ہی کہ اور ہمیشہ سے سب کا دعوی ہی کہ عیسی خدا ہی اور یہہ ہمکو حواریون سے پہونچا اور اونکا کلام نہایت مضبوط ہی - بعد اختتام لکچر پادری صاحب جناب مولوی سدید الدین صاحب ممدوح نے فرمایا کہ جب خدا نے حلول کیا تو حدوث اور خدا کا غیر ہونا لازم آتا ہی اور ماسوا اسکے دلایل عقلی و نقلی سے الوہیت مسیح رد کرکے فرمایا کہ یہہ سب باتین خدا کی تعریف کے مخالف ہین پادری صاحب نے لاچار ہوکر اقرار کیا کہ ہم بھی خدا کو واحد جانتے ہین مگر مسلمانون نے ہمارے بیان سے لیا ہے بعد اختتام تقریر مولوی صاحب ممدوح اس عاجز نے اہل جلسہ کی جانب مخاطب ہوکر عرض کیا جو خدا بہر صفت موصوف نہ ہو وہ خدائی کے لایق نہین چنانچہ عالم الغیب ہونا منجملہ صفات اللہ سے ہی مگر انجیل سے عیسی کا عالم الغیب

ہونا ثابت نہین ہوتا دیکھو مرقس کا ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳ - آیہ
صبح کو جب وہ بیت عنیا سے باہر آئے اسکو بھوک لگی۔
بھلا بھوک سے اور خدا سے کیا نسبت یہہ صفت حیوانی ہی
۱۳ - اور دور سے انجیر کا ایک درخت پتون سے لدا ہوا دیکھ
کے وہ گیا کہ شاید اوسمین کچھ پاوے جب وہ اوس پاس
آیا تو پتون کے سوا کچھ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا
اگر صفت عالم الغیبی ہوتی تو درخت کے پاس آنے کی کیا
حاجت تھی وہین سے معلوم ہوجاتا کہ اس درخت مین
انجیر ہین یا نہین علاوہ برین جس خدا کو عرصہ پچاس ہا
ستو قدم کے فاصلہ سے احوال کماحقہ نہ معلوم ہو تو وہ
خدا تمام جہان کا احوال فاصلہ دور دراز سے کیونکر دریافت
کر سکتا ہوگا طرفہ تر یہہ کہ انجیر کا موسم نہ تھا اس لفظ
نے بالکل صفت عالم الغیبی کو ڈبو دیا کیونکہ بے موسم
پھل کا ڈھونڈھنا کمال نادانی کی بات ہی دوسری صفت
خدا غیر معتبر ہی دیکھو ملاکے ۳ باب ۶ اور کتاب دین
حق کی تحقیق صفحہ ۵ اور پادری صاحب دونو کتب مذکورہ
رد کرکے فرماتے ہین کہ خدا جسم مین ظاہر ہوا اور اوتار
ہوا - مسیح جسم کے سبب سے تغیرات رکھتے تھے پہلے
جنین رہے پیدا ہوے پھر جوان ہوے پھر صلیب
پر چڑھے پھر قبر مین رہے پھر ہاویہ مین سزا پائے
پھر آسمان پر صعود کر گئے خدا کی ذات مین اسقدر
تغیرات اور وہ خدا پھر خدای کے لایق ہو اور اوتار
ہونا بھی صفت مذکورہ باطل ہے علاوہ برین دیکھو کتاب

تین باتون کا برعکس صفحہ ۲ وہ ایک ہوکے انیک نہین ہوتا سرشت
کرتا ہوکے سرشت نہین بنتا اب اوسکے اوپر کیا آفت آئی
تھی کہ مریم کے پاک رحم مین آکر سرشت بنا اگر خدا کا اوتار
ہونا بفرض محال مان بھی لیا جاوے تو پادری صاحب کو
لازم ہی کہ رام چندر و کرشن وغیرہ کو بھی اوتار سمجھین کیونکہ
جس خدا کے اوتار ہونے کی عادت ہوگئی تو دو چار بار یا
زیادہ اوتار ہونا کیا مشکل ہے اب صفت قدوسیت
کو ملاحظہ فرماوے کہ حالت جنین مین کیا غذا پاک و نفیس مقرر
ہوی تھی سبحان اللہ قدوسی اسی کا نام ہی اور دیکھو
ایوب کا ۱۴ - ۴ اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہی کیونکر
پاک ٹھہرے بسمو صاحبو پادری صاحب بتاریخ ۱۹ ر
کی دلیری دیکھہ کر یہہ حوالجات پادری صاحب کے کتابون سے
کہے گئے اب پادری صاحب کو اختیار ہی کہ اپنے قول کے
تصدیق کرین یا اپنے کتابون کو سچا سمجھین مین بری الذمہ
ہون قولہ خدا کے روح اور ہماری روح ایک ذات ہی
پادری صاحب کے اس کلام سے خالق اور مخلوق مین فرق
نہا قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ پادری صاحب بھی بغوذ باللہ
دعوی الوہیت کا ہی شاید یوحنا کا ۱۰ - ۳۱ - ۳۵
و زبور ۸۲ - ۶ ملاحظہ کیا ہوگا کہ تم سب خدا ہو - ہر ایک
فقرہ پر اہل جلسہ خندہ زن ہوتے تھے اور حضرات پادری
پر بھی سکتہ کا سا عالم ہوگیا تھا قولہ سب کلیسا کا دعوی ہی
کہ مسیح خدا ہی - یہہ بھی قول پادری صاحب کا غلط ہی یونی
ثرین اب تک مسیح کو بندہ سمجھتے ہین علاوہ اسکے دیکھو

تعلیم الایمان صفحہ ۱۱ اسطر ۱۲ مطبوعہ لودہیانہ ۱۸۶۲ء - قولہ یہہ ہمکو
حواریون سے پہونچا اور حواریون کا کلام نہایت مضبوطی
مین ہے تعجب مین ہون کہ پادری صاحب ہر ایک بات خلاف
واقع بیان کرتے ہین کیونکہ پادری صاحب کے قول سے قول
مسیح معتبر ہی کہ حواری کم اعتقاد تھے جیسا کہ متی ۱۴-۲۹
سے ظاہر ہی اور وہ لوگ نہایت کم عقل تھے کہ مسیح کی بات
کو سمجھتے نہ تھے اور نہ مسیح کو پہچانتے تھے جیسا کہ یوحنا ۱۴ باب
سے ثابت ہوتا ہی اور دیکھو تحقیقات الواقعات الانجیل
صفحہ ۹ حاشیہ فقط اب پادری صاحب براہ مہربانی ان اعتراضون
کا جواب دیدین پس پادری صاحب نے طلبہ برخاست کیا
اور فرمایا کہ تاریخ ۱۲ کو جواب اعتراضات مولوی صاحب
ممدوح اور اس احقر کا دیا جائیگا چنانچہ بتاریخ مذکورہ پادری
صاحب نے لکچر تحریف مین شروع کر دیا اور جواب اعتراضات
موعودہ کو بالکل مضمحل کر گئے بعد اختتام لکچر مولوی صاحب
ممدوح نے فرمایا کہ ہم اقرار کرتے ہین اور کاغذ اسٹامپ
پر لکھے دیتے ہین کہ پھر کبھی تحریف مین گفتگو نہین کرینگے مگر
اس اعتراض کا جواب دیدیجئے وہو ہذا الانجیل متی باب
۱ ورس ۲۳ کہ وہ جو نبیون نے کہا تھا پورا ہوا کہ وہ ناصری
کہلائیگا اسکا حوالہ پادری صاحب مہربانی کرکے تمام بیبل
سے نکال دیوین جو کہ پادری صاحب از بسکہ تیز فہم
ہین تیز فہمی کو کام فرما کر جواب گھڑ لیا کہ عنقریب تفسیر چھاپے
جائینگی اسکا جواب اوسمین لکھدینگے اس تقریر پر دو روز
نے پادری صاحب کی چالاکی و دین عیسوی کی کمزوری

ہر ایک امر جو بخوبی بہتر ہوگئے فقط راقم عبد مجید

دوائے مرض ہیضہ وغیرہ جناب مولوی

حکیم طبیب حاذق محمد علیم الدین وچیتی کلکٹر نصر اللہ خان
صاحب بہادر خورجوی سابق تعلقدار معزز درجہ اول
ممالک سرکار حیدرآباد دکن حال پنشن سردار سرکار موصوف
نے دو نسخے حبوب دفع مرض وبائے ہیضہ نہایت مجرب
اپنے معہ ترکیب ساخت حبوب و استعمال مریض کے
عبارت فارسی مین بہر نفع و صحت خلایق بمراد درج
اخبار مرحمت فرمائے - لہذا ترکیب بنانے حبوب و استعمال
کے واسطے عوام کے زبان اردو مین وا دویہ مع اوزان
مندرجہ ہر دو نسخہ بلفظہ درج اخبار ہین - وہو ہذا
جس کسی کو قی تلخ اور زرد رنگ کے آوین اوسکو یہہ دوا
دینا چاہئے نمک لاہوری ۲ ماشہ - دارچینی ۲ ماشہ انار دانہ
ترش ۲ تولہ گرد سماق ایک تولہ پیپل ایک ماشہ مرچ
سیاہ ۲ ماشہ ان سبکو جدا جدا کوٹ کر چھان لیوے
اور تول لیوے پھر زرشک بیدانہ چار عدد لیموکے عرق مین
گھس لیوے پھر ۲ تولہ ان دواؤن کو ملا دیوے جب عرق
جذب ہو جاوے گولیان برابر نخود کے بنا لیوے - جوان
آدمی کو ۲ گولیان دیگر پانی سرد پلا دے اگر قے و دست
بعد اسکے آوے پھر اسی طرح پر گولیان مع پانی کی دیوے
اگر پیاس لگے تو تیسری بار پھر بھی گولیان مع پانی کی دیوے
اوسوقت مریض سو جاویگا انشاء اللہ تعالی مرض دفع ہو جاویگا
اور بچے کے واسطے ایک گولی کافی ہی یا جسقدر کہ عمر مین